Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ، ۵ وفا ۱۳۵۲ ہش، ۵ جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ وفا ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۔ ۴ وفا ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

گزشتہ رات سے شدید سر درد ہے ۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔

اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد اقبال صاحب سیفی ابن محترم نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم ربوہ کو ۲۱ جون کی صبح کو بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام ماریہ رکھا گیا ہے ۔

نومولودہ محترم ماسٹر عطاء محمد صاحب اُستاد جامعہ احمدیہ کی پڑپوتی اور محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مبلغ گیمبیا کی نواسی ہے ۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح زندگی دے اور اسے والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے ۔ آمین

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۹، ۱۰، ۱۱ نبوت (نومبر) ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وعدوں کی ادائیگی کا آخری سال

تمام مخلص احباب جماعت کی یاد کے لئے عرض ہے کہ آپ نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جو وعدے کئے تھے، اُن کی ادائیگی چھ سال میں کرنا تھی ۔ یہ آخری سال ہے ۔ اس کے بھی چھ ماہ گزر چکے ہیں ۔ اس لئے بقایا جات جلد ادا کرنے کی کوشش فرمائیں ۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی ذاتوں پر کبھی ناز اور گھمنڈ نہ کرو کیونکہ یہ نیکی میں روک کا باعث ہے

تقویٰ میں ترقی سے ہی خدا تعالیٰ کے فضل اور اسکی برکات حاصل ہو سکتی ہیں

" بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبر اور ناز کرتے ہیں ۔ بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جن میں نبی اور رسول آئے تھے لیکن کیا اُن کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا ۔ جب اِن کی حالت بدل گئی تو اُنکا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور انہیں اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا ۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے ۔ خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اسے ذرا بھی تعلق نہیں ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سیدِ وُلدِ آدم اور افضل الانبیاء ہیں انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہؓ ! تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ میں پیغمبر زادی ہوں، قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جاویگا کہ تیرا باپ کون ہے ۔ وہاں تو اعمال کام آئینگے ۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قرب سے زیادہ دُور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور تکبر ایسی شئے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے ۔ علاوہ ازیں وہ اپنا سارا سہارا اپنی غلط فہمی سے اپنی ذات کو سمجھتا ہے کہ میں گیلانی ہوں یا فلاں سید ہوں ۔ حالانکہ وہ نہیں سمجھتا کہ یہ چیزیں وہاں کام نہیں آئیں گی ذات اور قوم کی بات تو مرنے کے ساتھ ہی الگ ہو جاتی ہے ۔ مرنے کے بعد اس کا کوئی تعلق باقی رہتا ہی نہیں اسلئے اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے من یعمل مثقال ذرۃٍ شرًّا یرہ ۔ کوئی بُرا عمل کرے خواہ کتنا ہی کیوں نہ کرے، اسکی پاداش اسکو ملے گی ۔ یہاں کوئی تخصیص ذات اور قوم کی نہیں اور پھر دوسری جگہ فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مکرم وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے ۔ پس ذاتوں پر ناز اور گھمنڈ نہ کرو کہ یہ نیکی کیلئے روک کا باعث ہو جاتا ہے ۔ ہاں ضروری یہ ہے کہ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرو ۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکات اسی راہ سے آتے ہیں ۔ "

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹)

پبلشر :- مسعود احمد ۔ پرنٹر :- سید عبد الحی ۔ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت :- دفتر الفضل ربوہ (غربی) ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ماہ وفا ۱۳۵۲ ہش

ایک بہت بڑا گناہ اور اس کی ہلاکت آفرینی

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ایک بہت بڑی بُرائی سے جو تمام بُرائیوں اور بدیوں کی ماں ہے بچنے کا بطورِ خاص حکم دیا ہے وہ بُرائی ہے کذب بیانی اور افتراء پردازی ــ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس قبیح عادت سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے :۔

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ (الحج آیت ۳۲)

اور تم جھوٹ بولنے سے بچو!

جھوٹ ایک ایسی لعنت ہے کہ جس سے تمام دوسرے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں انسان قسمہا قسم کی بُرائیوں میں ملوّث ہوتا چلا جاتا ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ "اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ" وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ! فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔ (بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا جی حضورؐ ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپؐ نے اُس وقت تکیہ کا سہارا لے رکھا تھا۔ اتنا فرمانے کے بعد آپؐ جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا دیکھو تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے۔ آپؐ نے اس بات کو (یعنی یہ کہ تیسرا بڑا گناہ جھوٹ ہے) اتنی دفعہ دُہرایا کہ ہم نے چاہا کہ کاش حضورؐ خاموش ہو جائیں (مراد یہ کہ حضورؐ جھوٹ کی انتہائی مضرت کے پیشِ نظر اس بات کو مسلسل دُہراتے ہی چلے گئے)

اس حدیث سے صاف عیاں ہے کہ جھوٹ یعنی کذب بیانی بہت ہی بڑا اور بہت ہی خطرناک گناہ ہے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ انسان کی روحانیت برباد ہو جاتی ہے بلکہ ایک شخص کی کذب بیانی کا پُوری قوم کو نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ کیونکہ جھوٹ ایک ایسی بُرائی ہے جس کا اثر صرف جھوٹ بولنے والے تک ہی محدود نہیں رہتا بلکہ دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور اس طرح ہوتے ہوتے پُوری قوم کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ ایسے شخص کا دُنیا میں ہی مُنہ کالا نہیں ہوتا بلکہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے جھوٹ کے نتیجہ میں خیر و برکت اُٹھ جانے کی وجہ سے آخرت میں بھی رُوسیاہی اُس کے حصہ میں آتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کی مضرت واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ (المومن آیت ۲۹)

اللہ یقیناً حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

اس میں تو دُنیوی رُوسیاہی کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ جھوٹوں کو آخرت میں ملنے والی رُوسیاہی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝

(الزمر آیت ۶۱)

اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا کہ اُن کے مُنہ کالے ہوں گے۔ کیا متکبروں کی جگہ جہنم میں نہیں ہے؟

ان آیات کریمہ سے واضح ہے کہ جھوٹ یعنی کذب بیانی اور افتراء پردازی نہایت ہی عظیم اور خطرناک گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد جگہ اس کا شرک ایسے عظیم گناہ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور شرک وہ عظیم گناہ ہے جو بخشا ہی نہیں جائیگا۔ کذب بیانی کی انتہائی مضرت کے باوجود یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ مسلمان دُنیا میں جب زوال کا شکار ہُوئے تو وہ اس قبیح عادت اور اس عظیم گناہ میں بھی ملوّث ہوئے بغیر نہ رہے۔ حتّٰی کہ خود ہمارے ملک میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو مسلمان ہونے کے ادعا کے باوجود بیباکی سے جھوٹ بولنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ چنانچہ محترم جناب جسٹس بدیع الزماں کیکاؤس صاحب کو ابھی حال ہی میں اپنے ایک مضمون میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے بڑے درد کیساتھ یہ اعتراف کرنا پڑا کہ :۔

" قوم زندہ ہوتی ہے اپنے ایمان کی طاقت سے۔ ایمان نہ ہو تو قلب و رُوح مُردہ ہوتے ہیں۔ ہم زبردستی اپنے آپ کو زندوں میں شمار کر رہے ہیں۔ جس اخلاق کے ہم حامل ہیں اس کی موجودگی میں ہم زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ ساری دنیا سے زیادہ جھوٹ اس ملک میں بولا جاتا ہے۔" (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲۳ جون ۱۹۷۳ء صفحہ ۳)

پھر اس صورتِ حال کا اَور بھی زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس بُرائی میں بعض اچھے پڑھے لکھے اور بزعمِ خود علمِ دین رکھنے والے بھی ملوّث ہیں۔ ان کی طرف سے بعض اوقات غلط اور جھوٹے بیانات اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں اور جب حکومت کی طرف سے ان کی تردید کی جاتی ہے تو دُنیا یہ دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ ایسی ایسی "واجب الاحترام" ہستیاں بھی غلط بیانی کی مرتکب ہو سکتی ہیں! چنانچہ ابھی حال ہی میں ایک ایسے غلط اور بے بنیاد بیان کی تردید شائع ہوئی تو ایک مؤقر اخبار نے اپنے ادارتی کالم میں ایک ایسے ہی بیان کو غلط اور خلاف واقعہ گردانتے ہوئے طنزیہ انداز میں لکھا کہ تردید کرنے والے وزیر صاحب کو انہیں قابلِ معافی سمجھنا چاہیئے اور اُن پر نکتہ چینی کرتے وقت اُن کے دینی مرتبہ و مقام کا خیال رکھنا چاہیئے۔

اور پھر غلط اور خلاف واقعہ باتیں شائع کرنے اور اس طرح قوم کو گمراہ کرنے کی قبیح عادت میں ملوّث ہونے کا ایک اَور پہلو یہ بھی ہے کہ قوم کی انتہائی سربرآوردہ اور محسن ہستیوں کے خلاف بھی من گھڑت باتیں شائع کرکے عوام کے جذباتِ عقیدت کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حتّٰی کہ بعض جرائد قائدِ اعظم مرحوم کے متعلق بھی سراسر بے بنیاد باتیں شائع کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض دوسرے نامور زعما جن کی قومی و ملی خدمات کا ریکارڈ نہایت شاندار ہے اور جنہیں دُنیا بھر میں عزّت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اُن کے خلاف بھی بعض مضمون نگار غلط اور خلافِ واقعہ باتیں ضبطِ تحریر میں لاتے اور بعض جرائد انہیں شائع کرکے جھوٹ کو اُچھالنے میں سرے سے کوئی ندامت محسوس نہیں کرتے۔

وہ کذب بیانی کے بھی مرتکب ہوتے ہیں اور ناشکری اور ناسپاسی کے بھی۔ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ان دونوں گناہوں کا قرآنِ مجید میں متعدد بار اکٹھا ہی ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے ایسے لوگ جو جھوٹ بولتے اور احسان فراموشی اور ناشکرگذاری کے مرتکب ہوتے ہیں انہیں خدا تعالیٰ کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا وہ ہمیشہ اپنے مذموم ارادوں میں ناکام و نامراد ہی رہتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا :۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝

(الزمر آیت ۴)

اللہ یقیناً جھوٹے اور ناشکرگزار کو کامیابی کا راستہ نہیں دکھاتا۔

الغرض اسلامی تعلیم کی رُو سے جھوٹ ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کا ارتکاب انسان کو لعنت کا مورد بنا کر اسے دنیا میں ذلیل و خوار کرکے چھوڑتا ہے اور آخرت میں بھی اس کے لئے رُوسیاہی اور جہنم کی آگ کے سوا اَور کچھ نہیں ہوتا۔ ایک ترقی کرنے والی مسلمان قوم کے افراد کے لئے کذب بیانی سے اجتناب ضروری ہے۔ اس کے بغیر تعمیر و ترقی کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی ۲ عظیم الشان امتیازی خصوصیات

مکرم مولوی انیس الرحمان صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم چونڈہ

اسلام میں ایسی امتیازی خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کی نظیر کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی یہ خصوصیات اسلام کو دنیا کے تمام ادیان سے افضل اور برتر ثابت کرتی ہیں۔ میں اس وقت ان خصوصیات میں سے صرف دو کا ذکر کروں گا۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو صرف عالمگیر ہی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا بلکہ اس نے عملاً رنگ و نسل کے امتیاز کو کلی طور پر مٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پاک نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا

قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

یعنی لوگوں سے کہہ دو کہ میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اسی طرح احادیث میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے

لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود۔ ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی۔

عربوں کو عجمیوں پر کوئی فضیلت حاصل نہیں اور نہ عجمیوں کو عربوں پر کوئی فضیلت حاصل ہے۔ اسی طرح گورے رنگ والوں کو کالے رنگ والوں پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ اور نہ کالے لوگوں کو گوروں پر کوئی فضیلت ہے ہاں ان میں سے جو بھی اپنی نیکی اور تقویٰ کی وجہ سے آگے نکل جائے وہی افضل ہے

اسلام کی اس امتیازی خصوصیت اور برتری کو مخالفین نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ ایک غیر مسلم اور مشہور مورخ اور محقق پروفیسر آرنلڈ جے ٹائن بی اپنی کتاب Civilization on Trial نامی کتاب میں لکھتے ہیں۔

"اگر ہم اسلامی اصولوں کا بغور مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ان میں کچھ اصول ایسے ہیں اگر مغربی سوسائٹی پر ان کا اطلاق ہو تو اس کے انتہائی اہم اور دور رس نتائج حاصل ہوں گے اور یہ یقینی امر ہے کہ مستقبل قریب میں ایسا ہی ہوگا۔ موجودہ مغربی ماحول میں دو عظیم خطرات موجود ہیں ایک نفسیاتی ہے اور دوسرا مادی اور یہ عظیم خطرات موجودہ دور کی … نہایت غالب ہیں۔ پہلا خطرہ نسلی تفاخر کا احساس ہے اور دو عظیم خطرہ شراب کی صورت میں موجود ہے۔

اسلام ایک ایسی جدوجہد کو عمل میں لا رہا ہے کہ ان برائیوں کو مٹا کر انسانیت کی ایک عظیم خدمت انجام دے سکتا ہے اور یہ خدمت ہماری اخلاقی اور مجلسی قدروں کے اعتبار سے نہایت اہم ہوگی۔ نسلی برتری اور منافرت کا احساس نہ صرف اسلام میں موجود ہی نہیں بلکہ انسانی قلب سے اس کو مٹا دینا اسلام کا ایک عظیم کارنامہ ہے اور آج دنیا چلا چلا کر اسلام کی اس خصوصیت کو اپنانے کی دعوت دے رہی ہے۔ بدقسمتی سے مغربی طاقتوں کا وہ گروہ جو گذشتہ چار سو سال سے دنیا کے اکثر حصہ پر غالب ہو چکا ہے اس لعنت میں گرفتار ہو گیا ہے اور اب فطرتی طور پر یہ احساس رفتہ رفتہ غلبہ پکڑ رہا ہے کہ اس لعنت کو ختم کرنا چاہئے۔ (ص ۲۲۵)

اسلام کی دوسری عظیم الشان امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام نے معاشرہ میں عورتوں کو باعزت مقام عطا کیا ہے اور ان کے حقوق کی ضمانت دی ہے۔ جبکہ اسلام کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب میں عورتوں کے حقوق اور ان کی عظمت و عزت کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ بانی اسلام حضرت محمدؐ کی بعثت سے قبل عورتوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ بلکہ عورت ہر جگہ حقارت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی وہ بڑی مظلوم تھی۔ مثلاً ہندو مذہب میں عورت کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ اگر خاوند مر جاتا تو اسے بھی خاوند کے ساتھ مرنا اور جلنا ہوتا تھا اور اگر زندہ بھی رہتی تو اسے دوسری شادی کی اجازت نہ تھی اسی طرح یہودی مذہب میں عورت کے فطری حقوق کو پامال کیا گیا تھا۔ جب کوئی عورت اپنے خاوند کی نظر سے گر جاتی تو اسے کھلے بندوں طلاق دینے کی اجازت تھی مگر عورت کے لئے کسی صورت میں جائز نہ تھا کہ وہ اپنے خاوند سے علیحدگی اختیار کر سکے۔ اسی طرح مسیحی مذہب میں بھی کسی حالت میں عورت کو خلع لینے کا حق نہ تھا۔ عربوں میں عورت کی پیدائش کو منحوس خیال کیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ قرآن کریم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے کہ جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی پیدائش کی خبر مل جائے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہے اور اس خبر کی مزعومہ شناعت کے باعث وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ آیا اسے زندہ رہنے دے یا اسے کہیں مٹی میں گاڑ دے۔ (نحل)

لیکن جب اسلام دنیا میں رحمت بن کر آیا تو اس نے عورتوں کی عزت و تکریم کے سامان پیدا کئے اور معاشرہ میں انہیں عزت کا مقام عطا کیا

اسلام نے جس طرح عورتوں کے حقوق کی نگہداشت کی ہے اس کی نظیر اور مثال دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتی۔ اس بات کا اعتراف غیر مسلموں نے بھی کیا چنانچہ ایک مغربی محقق PIERRO CRAIBTIES اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:-

"MOHAMMAD THIRTEEN HUNDRED YEARS AGO ASSURED THE MOTHERS WOMEN AND DAUGHTERS OF ISLAM RANK AND DIGNETY NOT YET GENERALLY ASSURED TO WOMEN BY THE LAWS OF THE WEST"

یعنی

تیرہ صدیاں گذر چکی ہیں جب سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسلمان ماؤں اور بیویوں اور لڑکیوں کو وہ حرمت اور درجہ دیا ہے جو ابھی تک مغرب کے قوانین میں عورتوں کو تمام طور نہیں دیا گیا۔

وَالْفَضْلُ مَا شَھِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ

"انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا تعالیٰ پر اعتراض نہ کرے۔

دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔ اور جب کبھی غم ہوتا تو انا للہ ہی کہتے رہے۔ اب کسی کا لڑکا مر جاوے تو برس برس تک روتے رہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ ان کی خواہش پوری کرے تو تعریف کرتے ہیں مگر ذرا مخالف منشاء ہو تو فوراً پھر جاتے ہیں۔ ایک شخص کی یہاں بیوی فوت ہو گئی وہ فوراً دہریہ ہو گیا۔ انسان کو چاہیئے کہ علاقہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو توڑنا نہ پڑے۔ گویا کبھی نہیں آئی۔

(ملفوظات جلد ۶ ص ۵۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب مرحوم

محترم حاجی فیض الحق خان صاحب کوئٹہ

محترم ڈاکٹر میجر سراج الحق خان صاحب جو میرے چچا زاد بھائی اور بہنوئی تھے، اکتوبر ۱۸۹۶ء میں موضع فیض اللہ چک ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے ابھی چند سال کے ہوئے تھے کہ ان کے والد محترم منشی دین محمد خان صاحب ضلعدار نہر وفات پا گئے۔ اور ان کی پرورش ہمارے والد حضرت منشی حاجی نور محمد خان صاحب (مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) نے اپنے ذمہ لے لی غالباً ۱۹۰۵ء میں ڈاکٹر صاحب مرحوم اور خاکسار قادیان میں تیسری جماعت میں داخل ہوئے سنہ ۱۹۱۵ء میں ہم دونوں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ میٹرک کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب کو میڈیکل کالج لاہور/امرتسر میں داخلہ مل گیا مگر بوجہ جنگ تعلیم مکمل ہونے سے قبل ہی ڈیوٹی پر بلائے گئے۔ جنگ کے بعد ۱۹۲۳ء میں آگرہ میں ڈاکٹری تعلیم مکمل کی ۱۹۴۸ء میں فوجی ملازمت سے ریٹائر ہوئے اور کوئٹہ میں پریکٹس شروع کی جو بہت کامیاب تھی کئی سال تک کوئٹہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔

آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا ان میں سے اکثر کے ساتھ آخر عمر تک تعلقات قائم رہے جنرل امیر عبداللہ خان نیازی (سابق جنگی قیدی) بھی ان کے دوستوں میں سے تھے ان سے باقاعدہ خط و کتابت تھی جنرل موصوف کی طرف سے بھی ان کا ایک خط آیا جو بوجہ بیہوشی پڑھ نہ سکے۔ آپ کی وفات کی اطلاع ملنے پر جنرل موصوف نے آپ کے لڑکے کے نام تعزیتی خط میں لکھا

"عزیز القدر شمس الحق خان عزیزم
السلام علیکم! آپ کا خط جس میں والد محترم سراج الحق خان کی وفات کی بابت لکھا تھا ملا پڑھ کر دلی صدمہ پہنچا عزیز! ڈاکٹر صاحب میرے دوست ہی نہیں تھے بلکہ بھائی بھی تھے میرا بازو تھے میں اپنا ایک بازو کھو بیٹھا ہوں مولا کریم ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے"

مرحوم عادتاً خوش اخلاق اور نہایت درجہ مہمان نواز تھے۔ بڑا مذہبی شغف رکھتے تھے اور ہر جماعتی مد کی خواہ وہ چندہ ہو یا کوئی اور تحریک ہمیشہ ممکن امداد کرتے رہتے اور سلسلہ کی ہر مالی تحریک میں حصہ لیتے ماہوار چندہ باقاعدگی اور التزام سے ادا کرتے بعض مالی تحریکوں میں والدین کی طرف سے بھی حصہ لیتے سلسلہ کی ہر خدمت کے لئے کمربستہ رہتے ۱۹۳۰ء - ۱۹۳۱ء کے دوران آپ ڈیپوٹیشن پر نیاسالینڈ حال ملاوی تشریف لے گئے۔ وہاں مسلمانوں کی سماجی اور معاشرتی بہبود میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے چند افراد مرحوم کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں حلقہ بگوش احمدیت بھی ہوئے۔ واپسی پر پشاور میں تعینات ہوئے جہاں چند دن بعد اپنڈکس کی تکلیف کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئے۔ ایبٹ آباد ہسپتال میں اپریشن ہوا حالت بہت تشویشناک تھی حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں روزانہ ایک تار دی جاتی رہی۔ سو شافی مطلق نے حضور کی دعاؤں کے طفیل ڈاکٹر صاحب کو صحت عطا فرمائی۔ اس کے بعد بھی مرحوم کئی ایک عوارض سے بیمار ہی رہے پھیپھڑے کے نچلے حصہ میں تکلیف محسوس ہوئی تو آپ ۱۹۶۵ء میں مع بیگم لندن تشریف لے گئے اور وہاں کے ڈاکٹروں سے اس مرض کے سلسلہ میں مشورہ کیا مگر انہوں نے کہا بیماری کا علاج اپریشن ہے جس کی اجازت آپ کی صحت نہیں دیتی۔ کوئٹہ میں سردی زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ کراچی چلے جاتے ۱۹۷۲ء میں کراچی جانے پر مجبور ہوئے تو کہا کراچی جانے کو دل نہیں چاہتا اور وہاں جانے کے چند دن بعد شدید طور پر بیمار ہو گئے اور سول ہسپتال میں ہر ممکن علاج کے باوجود ۱۰ دسمبر کو مغرب کی نماز کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا۔

مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ چھ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ صرف چھوٹا لڑکا فہیم الحق خان جو ایم بی بی ایس کا آخری امتحان دے رہا تھا غیر شادی شدہ ہے۔ باقی سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ بڑے لڑکے ڈاکٹر نور الحق خان ایم ایس سی پی ایچ ڈی پرنسپل سائنٹفک آفیسر ملٹری لیبارٹری ہیں اور تین لڑکے ڈاکٹر ہیں۔

۱۵ دسمبر کو جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز اور وہاں سے بذریعہ ایمبولنس ربوہ لایا گیا اسی دن حضور اقدس نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور شام کو قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور بیوہ بچوں اور دوسرے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بیاہ شادیوں میں اسراف

تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کے منافی ہے

تحریک جدید کے مطالبات نے نہ صرف جماعت میں بلکہ عالمی سطح پر جو انقلاب رونما کیا ہے وہ کسی مخلص احمدی سے مخفی نہیں اتنے عظیم الشان اور بابرکت نتائج دیکھ کر ان مطالبات میں سے کسی ایک مطالبہ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ان میں سے سرفہرست سادہ زندگی کا مطالبہ ہے جس کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں۔ درحقیقت دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے"

اس کی تفصیل میں حضور رضی اللہ عنہ نے کھانے پینے لباس پہننے زیورات بنوانے کھیل تماشے اور سینما بینی کا شوق کرنے بیاہ شادیوں میں بے جا اخراجات بڑھانے پر جو پابندیاں عائد فرمائیں وہ نتائج کے اعتبار سے وقت کا عین تقاضا ثابت ہوئیں لیکن انسان بہرحال ماحول کا محتاج ہوتا ہے بیاہ شادیوں میں بعض اوقات بے جا اخراجات کا رجحان دنیا کے ماحول اور اثر و نفوذ کے نتیجہ میں ہمارے ماحول میں بھی کسی نہ کسی چور دروازے سے داخل ہو جاتا ہے سو اس امر کی شدید ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ کے بعض چیدہ چیدہ ارشادات پھر مہیا قارئین کئے جائیں۔ فرمایا:-

"اسلام اس قسم کی نمائش کو جو دھوکہ کا موجب ہو جائز نہیں رکھتا"

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ بھی اتنا ہوا ہو گا جتنے ہمارے ہاں چھوٹے ہوتے ہیں"

"شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر بھی اخراجات میں اصلاح ہو سکتی ہے۔"

ان ارشادات کی روشنی میں بیاہ شادیوں کے موقع پر جو کام بھی صرف نمود کے جذبے سے کیا جائے گا وہ مقبول بارگاہ الٰہی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ مہر باندھتے وقت شادی کے تحائف دیتے وقت اور دعوت ولیمہ منعقد کرتے وقت اور دعوتی کارڈ چھپواتے وقت نمود کے جذبے سے بکلی اجتناب کریں اور وہ قیمتی دولت جس کے ضائع ہونے سے نہ صرف دولہا دلہن کے خاندان بلکہ ساری قوم بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ اشاعت اسلام جیسے پاکیزہ اور عظیم الشان مقاصد کے لئے امام وقت کے حضور پیش کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

قائد تحریک جدید
مجلس انصار اللہ مرکزیہ
ربوہ

انصار اللہ اور قربانیاں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار اللہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انصار کا ذکر فرمایا ہے اور پھر ان کی قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند تھیں چنانچہ جب ہم انصار کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں ان کے نقش قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دُور دُور تک پھیل جائے۔ اور اتنی طاقت پکڑ لے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کے مقابلے میں ٹھہر نہ سکے۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ جب کہ ہمارے محبوب آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی تمام تر ذمہ داری انصار اللہ پر ڈالی ہے اپنی اس ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش فرما دیں تا کہ اسلام کل ادیان باطلہ پر غالب آجائے اور ہماری زندگیوں ہی میں دنیا کی سعید روحیں اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(۲)

۳۶	بیگم میر مشتاق احمد صاحب	لاہور	۵۰۰ روپے
۳۷	محترمہ صاحبزادی امۃ المجیب صاحبہ گلبرگ	"	۵۰۰
۳۸	سیدہ رضیہ سمیع ایم اے منجانب والدہ خورد بیگم ڈاکٹر شفیع مرحوم	"	۵۰۰
۳۹	بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۱۰۰۰
۴۰	" چوہدری غلام احمد صاحب	"	۵۲۰
۴۱	عطیہ بیگم ظفر محمود احمد صاحب	"	۵۰۰
۴۲	نذیر بیگم ڈاکٹر عبدالغفور کرک	"	۵۰۰
۴۳	لیڈی ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ	"	۵۰۰
۴۴	بیگم میجر عبداللہ بہار صاحب	"	۶۰۰
۴۵	مبارکہ ناصر صاحب	"	۵۰۰
۴۶	فہمیدہ بیگم میجر عبداللطیف صاحب	"	۵۰۰
۴۷	ناصرہ بیگم کرنل عزیز صاحب	"	۵۰۰
۴۸	صادقہ مغل صاحبہ سمن آباد	"	۵۰۰
۴۹	بیگم ملک عبدالرحیم صاحب	"	۵۰۰
۵۰	ممتاز بیگم ظفر اللہ صاحب منجانب بیٹی مجیب ظفر اللہ شہید ستارہ جرأت پاکستان لاہور		۵۰۰
۵۱	والدہ صاحبہ شیخ ریاض محمود احمد سلطان پورہ	لاہور	۵۲۵
۵۲	خیر النساء ایاز صاحبہ کرشن نگر	"	۵۰۰
۵۳	امۃ النصیر اہلیہ چوہدری بشیر احمد مغل پورہ	"	۵۰۰
۵۴	حفیظ اختر اہلیہ قریشی محمد صادق صاحب محمد نگر	"	۵۰۰
۵۵	زینب بیگم غلام علی مرحوم رحمان پورہ	"	۵۰۰
۵۶	امۃ الحفیظ بیگم فضل الرحمن شیخ مرحوم	"	۵۰۰
۵۷	بیگم کرنل تقی الدین احمد	"	۸۰۰
۵۸	قدسیہ شریف جنجوعہ صاحبہ	"	۱۰۰۰
۵۹	ظفر جہاں بیگم قاضی محمد حنیف صاحب	"	۵۰۰
۶۰	والدہ مرحوم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب	"	۵۰۰
۶۱	عزیزہ بیگم دختر بابو عبدالرحمن صاحب	جھنگ صدر	۵۰۰
۶۲	سکینہ بیگم محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت	"	۵۰۰
۶۳	زبیدہ بیگم الحاج چوہدری عبدالعزیز ایم اے	"	۵۱۳
۶۴	مبارکہ بیگم چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ	لائل پور	۵۰۰
۶۵	امۃ الحمید اہلیہ چوہدری عبدالماجد صاحب	"	۵۰۰
۶۶	مبارکہ شوکت اہلیہ چوہدری بشیر احمد [illegible]	"	۵۰۰
۶۷	بشارت خاتون اہلیہ عبدالمجید صاحب	"	۵۰۰
۶۸	ملکہ سلطانہ اہلیہ ملک برکت اللہ صاحب [illegible] ساہیوال		۵۰۵
۶۹	امۃ الحفیظ بیگم ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب امیر جماعت ساہیوال		۵۰۰
۷۰	فاطمہ بیگم چوہدری محمد شریف صاحب	ساہیوال	۵۰۰
۷۱	خورشید اسمٰعیل صاحب باجوہ	اوکاڑہ	۸۰۰
۷۲	منیرہ بیگم چوہدری مقبول احمد صاحب	شیخوپورہ	۵۰۰
۷۳	طاہرہ لطیف اہلیہ چوہدری لطیف احمد	[illegible]	۵۰۰
۷۴	زینب بی بی مرحومہ والدہ حافظ فیض اللہ صاحب	سانگلہ ہل	۵۰۰
۷۵	غلام فاطمہ اہلیہ شیخ محمد صاحب انبالوی	چوہڑکانہ	۵۰۰
۷۶	بیگم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب	سرگودھا	۲۰۳۰
۷۷	لیڈی ڈاکٹر سلیمہ اختر اہلیہ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب	"	۱۰۰۰
۷۸	حفصہ بیگم محمود الحسن قریشی	"	۵۰۰

قائدین خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ کے مالی سال کا دو تہائی گزر چکا ہے۔ اسی نسبت سے بجٹ کا بھی دو تہائی مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ الحمد للہ بہت سی مجالس نے بجٹ کا دو تہائی پورا کر دیا ہے بلکہ بعض مجالس نے تو سو فی صد بجٹ وصول کرکے مرکز میں ارسال کر دیا ہے جزاھم اللہ خیرًا لیکن ابھی بعض قائدین نے تدریجی بجٹ پورا نہیں کیا اور کچھ مجالس کی وصولی صفر ہے۔ مجالس کے قائدین سے درخواست ہے کہ اس اہم شعبہ کی طرف اپنی خصوصی توجہ دیں اور اپنی وصولی کی رفتار کو بہتر بنائیں۔ سال کے اختتام میں صرف چار ماہ باقی ہیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تقریب شادی

میرے لڑکے عزیزم محمود احمد ملک کی شادی مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ لاہور میں ہوئی۔ عزیزم کے نکاح کا اعلان گزشتہ برس محترم چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ہمراہ عزیزہ عطیہ ملک بنت مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ شاہو لاہور سے فرمایا تھا۔ اگلے روز ۱۵ اپریل کو وسیع پیمانے پر دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا گیا جس میں معززین جماعت نے کثیر تعداد میں شمولیت فرمائی۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

(ملک مظفر احمد کنیئر ان ایجنسی ۲۶، سرکلر روڈ۔ گوجرانوالہ)

ضرورت ٹریکٹر ڈرائیور

سندھ میں چند ٹریکٹر ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ کم از کم پانچ سال کا تجربہ ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت معقول دی جائے گی۔ امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے درخواست بھجوائی جائے۔

وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ

درخواستِ دعا

میرے چھوٹے بھائی مولوی شوکت حسین صاحب ہیڈ کلرک پی ڈبلیو ڈی میرپور خاص دو ہفتے سے ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ کمزوری کافی ہو گئی ہے۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (راحت حسین لائل پور)

۲۔ مکرم چوہدری اعجاز اللہ صاحب شاہ میڈیکو مارکیٹ بازار جڑانوالہ ضلع لائل پور کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی)

ماہنامہ الفرقان ربوہ کے متعلق
حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک
"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"
سالانہ چندہ ۸/- (مینجر)

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی صحت و صفائی کے لئے
بہترین سرمہ اور کاجل
مستورات اور بچوں کے لئے مفید ہے قیمت ...
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

۲۰ جون گزر چکی ہے قائدین خدام الاحمدیہ فوری طور پر چندہ بھجوائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ سیرالیون کے وفد کی صدر مملکت سے ملاقات

جماعت احمدیہ نے سیرالیون کی بے لوث خدمات انجام دی ہیں (صدر سیرالیون)

جماعت احمدیہ سیرالیون خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے جماعت سیرالیون کے ایک وفد نے ۱۳ رجون ۱۹۷۳ء کو صدر سیرالیون سے ملاقات کی تھی۔ جس کی خبر ریڈیو سیرالیون نے اسی دن تین مرتبہ نشر کی۔ اس خبر کا مکمل متن احباب کے استفادہ کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

۱۳ رجون ۱۹۷۳ء کو جماعت احمدیہ کے نمائندگان نے صدر سیرالیون مسٹر سیاکا سٹیونز سے ملاقات کی۔ وفد نے ان کو حالیہ انتخابات میں کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آل پیپلز کانگرس کی یہ نمایاں کامیابی صدر کی دانشمندانہ قیادت کا نتیجہ ہے۔

احمدیہ جماعت سیرالیون کے سیکرٹری جنرل الحاج کمانڈا بونگے نے اپنے ایڈریس میں کانگریس کی عام انتخابات میں واضح کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سیرالیون کے عوام کی ہوشمندی کا واضح اظہار ہے انہوں نے فرمایا افریقی ممالک کے تمام سیاسی راہنماؤں کے لئے کانگرس سیرالیون کی یہ کامیابی ایک قابل تقلید مثال ہے A.P.C. کی مکمل فتح عوام کی اندرونی یکجہتی پر ہی منحصر ہے۔ اسی موقعہ پر جماعت احمدیہ سیرالیون کے صدر مسٹر کمانڈا بونگے (KAMANDA BONGAY) نے حکومت کو جماعت کی وفاداری کا یقین دلایا اور کہا کہ ہم دوسرے مذاہب اور فرقوں کے افراد کے ساتھ ملک کے مفاد اور ترقی کے لئے پہلو بہ پہلو زندگی گزارنے کے لئے تیار ہیں۔

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے صدر مملکت ڈاکٹر سیاکا سٹیونز (SIAKA STEVENS) نے احمدیہ جماعت کے افراد کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ایڈریس میں جو روح کارفرما ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ میں ان بے لوث خدمات کو بغور دیکھتا رہا ہوں۔ جو احمدیہ جماعت نے اس ملک میں سرانجام دی ہیں۔ آپ نے جماعت کی بعض خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ جماعت نے ہمارے ملک کی بعض اہم ضروریات کو پورا کیا ہے میں ماضی کی طرح آئندہ بھی ملک میں احمدیہ جماعت کی سرگرمیوں کو گہری دلچسپی سے دیکھتا رہوں گا۔

جماعت احمدیہ سیرالیون کے اس وفد میں مندرجہ ذیل احباب شامل تھے۔

امیر جماعت احمدیہ سیرالیون مولانا بشیر احمد صاحب شمس

پیراماؤنٹ چیف ایس کے گامانگا صاحب

امام مغربی علاقہ دفونی رناہ عامہ سیکرٹری

امام صاحب گودریچ الفا بیمالورے صاحب

پہاڑی علاقہ کے نمائندہ الفا عثمان فانو صاحب

الحاج کمانڈا بونگے صاحب

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون کے مبلغین اسلام اور احباب جماعت کی مساعی میں برکت دے اور ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

آمین

بیرونی ممالک میں اساتذہ کی ضرورت

بعض بیرونی ممالک میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے اساتذہ کی ضرورت ہے۔ ان مضامین میں ایم اے کی سند رکھنے والے احباب درخواستیں ارسال فرمائیں

۱۔ انگلش ۲۔ اکنامکس

۳۔ پولیٹیکل سائنس ۴۔ جغرافیہ

۵۔ عربی۔ ۶۔ اسلامیات

۶۔ ہسٹری ۷۔ زراعت

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار ابھی زیر علاج ہے پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ دعائیں کرنے والوں کا شکریہ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

درخواست ہے کہ کامل صحت یابی کے لئے دعا جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(مرزا فتح دین نظارت بیت المال ربوہ)

۲۔ عزیزہ رضیہ بیگم اہلیہ شیخ مبارک احمد صاحب سیکشن آفیسر ریلوے نیوڈولا سعد بہت بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(شیخ سبحان علی کلرک ۱۶ ام/ج بہ سوڈھی الائیل پور)

واقفین زندگی طلباء متوجہ ہوں

ایسے واقفین زندگی طلباء جو امسال میٹرک ایف اے اور بی اے اور ایم اے کا امتحان دے چکے ہیں یاد رہے رہے ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں اور جو طلباء اب زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ بجالانے کے خواہش مند ہیں وہ بھی دفتر ہذا کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ کے داخلہ کے بارہ میں کارروائی کی جاسکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وقف جدید۔ غلبہ اسلام۔ اور انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شادرت کے موقعہ پر تحریک وقف جدید کے بارہ میں فرمایا تھا:۔

"اس میں حصہ لینا اسلام کے غلبہ کے ایام کو قریب تر کرتا ہے"

قائدین و زعماء انصار اللہ سے اپیل ہے کہ وہ ہر گھر کے فرد کو اس الہٰی تحریک میں شامل کریں چندہ جات کو وعدوں اور وصولی کے لحاظ سے زیادہ سے زیادہ معیاری بنائیں تا اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت نازل ہو اور اسلام کے غلبہ کے ایام کو قریب سے قریب تر لایا جاسکے۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ۔)

قائدین کرام خدام الاحمدیہ

اگر آپ نے ماہ احسان/جون کی رپورٹ کارگزاری ابھی تک مرکز کو ارسال نہیں کی تو بلا تاخیر ارسال کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۴ر جولائی۔ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق بھارتی حکومت نے پاکستانی مراسلے کا جواب بھیج دیا ہے۔ اور اس نے دونوں ملکوں کے اعلیٰ حکام کے درمیان بات چیت پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ بات چیت کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی نہ ہی یہ معلوم ہو سکا ہے کہ یہ بات چیت بھارت میں ہوگی یا پاکستان میں

لاہور ۴ر جولائی۔ پیپلز پارٹی کے مرکزی وزیر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ جب تک ہمیں اس بات کا پختہ یقین نہ دلایا جائے کہ پاکستان کے تمام جنگی قیدی واپس کر دیئے جائیں گے اور کسی پاکستانی پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا اس وقت تک بنگلہ دیش کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا موجودہ ہفتہ کے دوران قومی اسمبلی کے خصوصی اجلاس میں اس مسئلہ پر بحث کا امکان ہے۔

اسلام آباد ۴ر جولائی۔ صدر مملکت نے عبوری آئین کی دفعہ ۲۰۱ میں ترمیم کر دی ہے اب ہائی کورٹ کسی ایسے شخص کو عدالت میں طلب کرنے کی مجاز نہیں ہوگی۔ جو فوج میں ملازم ہو یا ماضی میں فوج میں رہ چکا ہو۔

اسلام آباد ۴ر جولائی۔ قومی اسمبلی نے قرآن مجید کی صحیح کتابت و طباعت کے متعلق ایک بل منظور کیا ہے جس کے مطابق حکومت ایک کمیٹی مقرر کرے گی جو قرآن مجید کی کتابت و طباعت کی نگرانی کرے گی اور صحیح نسخے کی تصدیق کرنے کے بعد اس کی اشاعت کی اجازت دے گی اس بل کی خلاف ورزی کی صورت میں ایک سال قید یا ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی دی جاسکیں گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴